REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۲۷ امان ۱۳۳۹ھش ۔ ۲۷ مارچ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۶ مارچ بوقت سوا دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے خزانہ بعض امور پر متفق ہو گئے

مسٹر شعیب اور مرارجی ڈیسائی کی بات چیت ساڑھے پانچ گھنٹے جاری رہی

راولپنڈی ۲۶ مارچ۔ کل بھی پاکستان اور بھارت کے وزرائے خزانہ کی بات چیت جاری رہی۔ ان کی گفت و شنید کا یہ دوسرا دن تھا۔ اس امر کے آثار پائے جاتے ہیں کہ اس وقت تک جو مالی مسائل متنازعہ فیہ ہیں ان میں سے چند ایک کے بارے میں دونوں حکومتوں میں اتفاق ہو گیا ہے۔ کل وزراء کی کانفرنس کے علاوہ دونوں ملکوں کے افسروں کی بات چیت بھی ہوئی۔ افسروں کی گفت و شنید ڈنر کے بعد رات گئے تک جاری رہی۔ کل مسٹر شعیب اور مسٹر مرارجی ڈیسائی کا تبادلۂ خیالات ساڑھے پانچ گھنٹے تک جاری رہا۔ اس بات چیت میں ان دونوں کے سوا کوئی اور شریک نہ تھا۔ کل ان کی دو کانفرنسیں ہوئیں اور وہ دونوں مسٹر شعیب کی کوٹھی پر منعقد ہوئیں۔ ان کی پہلی ملاقات گیارہ بجے (قبل دوپہر) شروع ہوئی۔ اور تین بجے تک جاری رہی۔

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ سلمہا بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۰ء مطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ بروز جمعرات صبح کو چوتھی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم پیر معین الدین صاحب ایم۔ ایس۔ سی کی بیٹی اور محترم جناب پیر اکبر علی صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امۃ المنان تجویز فرمایا ہے۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور خاندان محترم جناب پیر اکبر علی صاحب مرحوم کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا کرتے ہوئے والدین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے اللّٰھم آمین

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

لاہور ۲۵ مارچ (نو بجے شب بذریعہ فون)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی عام طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ البتہ پیٹ درد کی شکایت بدستور ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب سلمہ ربہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مسجد مبارک میں درس قرآن مجید

یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک ربوہ میں قرآن مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ آجکل محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) درس دے رہے ہیں۔ آپ نے مورخہ ۲۴ مارچ کو سورۃ احقاف سے درس شروع کیا تھا اور سورۃ الناس تک درس دیں گے۔ درس روزانہ ۱½ بجے بعد دوپہر سے چار بجے تک جاری رہتا ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا جلسہ — تقسیم انعامات —

انشاء اللہ تعالیٰ عید سے اگلے روز سوا چار بجے شام سکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوگا۔ جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ ربہ (ایڈیشنل چیف سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان) فرمائیں گے۔ متعلقہ احباب وطلباء مطلع رہیں۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

مکرم ملک محمد اشرف صاحب مرحوم کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۶ مارچ۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اکاؤنٹنٹ مکرم ملک محمد اشرف صاحب واقف زندگی کی نعش کل مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۰ء مطابق ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ بروز جمعۃ الوداع مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ملک صاحب مرحوم ۲۴ مارچ کی سہ پہر کو سرگودھا جاتے ہوئے سلطان ٹیکسٹائل ملز کے قریب لاری کے ایک خوفناک حادثہ میں شہید ہو گئے تھے۔

نماز جمعہ کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب مرحوم سابق ناظر اصلاح وارشاد بہت بیمار ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

ربوہ میں جلسہ سیرت مسیح موعود (علیہ السلام)

جلسہ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۷ مارچ بروز اتوار صبح نو بجے سے گیارہ بجے تک مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام اہل ربوہ وقت مقررہ پر جلسہ میں شریک ہوں۔ جلسہ کے اوقات میں تمام کاروبار بند رہیں گے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۰ء

بنیادی اصول

اسلام نے دین کے بنیادی اصول تعلق باللہ کے حدود کا نہایت وضاحت سے تعین کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وما ارسلنا من قبلك
الا رجالا نوحي اليهم
فاسئلوا اهل الذكر
ان كنتم تعلمون۔

ترجمہ: اور ہم نے تجھ سے پہلے ایسے لوگ ہی بھیجے ہیں جن کو ہم وحی کرتے تھے۔ پس اگر تم جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو

عموماً یہ غلطی ہوتی رہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو ہی خدا تعالیٰ بنایا جاتا ہے۔ اور پہلے ادیان میں سے جو اس وقت تک باقی ہیں اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ جہاں عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کا بیٹا بنایا وہاں یہود نے عزیر علیہ السلام کو ہندوؤں نے رام۔ کرشن۔ بدھ علیہم السلام وغیرہ فرستادگان حق کو اللہ تعالیٰ کا درجہ دے دیا اور ان کو خود اللہ تعالیٰ ہی سمجھنے لگے۔ حالانکہ خود اُن کی زبان میں جو لفظ ”اوتار“ ہے وہ رسول کے معنی رکھتا ہے۔ لیکن ہندوؤں نے ان بندگان حق کے ساتھ جو عقیدت پیدا کی وہ بطور رسول کے نہ رہی بلکہ بڑھ کر خدائی کے حدود تک چلی گئی۔

اس غلطی کی تردید اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیہ کریمہ میں فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے جو رسول بھیجے ہیں وہ انسان ہی ہوتے تھے۔ البتہ ہم ان کی طرف اپنی وحی نازل کرتے تھے۔

انسان کی ایک بڑی کمزوری ظاہر پرستی ہے۔ صرف چند فہمیدہ انسان ہی اس غلطی سے مبرا ہوتے ہیں۔ عوام جن کی نگاہ دقیق نہیں ہوتی۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات دیکھ کر بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور یہ جانیں کہ یہ معجزات دراصل اللہ تعالیٰ نے دکھائے ہیں اور اپنے بندے کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت میں دکھائے ہیں وہ اس بندے ہی کو خود خدا تعالیٰ سمجھنے لگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے دیگر اہم اور بنیادی مسائل کی طرح اس حقیقت کو بھی قرآن مجید میں نہایت واضح الفاظ میں اور مختلف پیرائے میں بیان کر کے واشگاف کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام انسان اور بشر ہی ہوتے ہیں صرف ان کو اللہ تعالیٰ اپنے الہام اور وحی سے علم سکھاتا ہے اور معجزات دیتا ہے جو محیر العقول ہوتے ہیں۔

اگرچہ یہ مرض کلی طور پر دنیا سے دور نہیں ہوا۔ عیسائی۔ ہندو اور بعض دیگر اقوام اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور توحید کے اس تصور کو جو اسلام نے وضاحت کے ساتھ دیا ہے پوری طرح اپنا نہیں سکیں۔ تاہم اس کے بالمقابل الحاد کا نظریہ بھی اب پہلے سے کہیں زیادہ ٹھوس صورت میں دنیا کے سامنے آرہا ہے۔ اور ایک بہت بڑی تعداد انسانوں کی آج منظم طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہی ہے

یہ دو بالکل متضاد نظریے ہیں جن کے بین بین حقیقت ہے جس کو اسلام نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے بیان کیا ہے اور وہ وہی ہے جس کو محولہ بالا آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے پیش فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ ہم انسانوں کو اپنی وحی سے سرفراز فرماتے ہیں اور اس طرح وہ بعض مافوق العادت باتوں کا مظہر بنتے ہیں۔ لیکن لوگوں نے ہمارے بندوں سے مافوق العادت کام دیکھ کر خود انہی کو خدا بنالیا۔ حالانکہ اگر وہ غور کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ کس طرح اللہ تعالیٰ ہو سکتے ان میں ایسی کمزوریاں موجود ہیں۔ جو انسانوں میں ہوتی ہیں۔ اور ان میں کمزوریوں کا وجود اسباب کا اعلان کرتا ہے کہ وہ خدا نہیں ہیں۔

ان میں سے سب سے بڑی کمزوری ایسے بندوں کا وفات پا جانا ہے۔ آج تک بھی جن بندوں کو اللہ تعالیٰ سمجھ کر پوجا جاتا ہے۔ آج ان کا کوئی وجود بھی کہیں نظر نہیں آتا۔ انہوں نے بھی اسی طرح موت کا مزہ چکھا جس طرح دوسرے انسان موت کا مزہ چکھتے ہیں۔ اگر وہ خدا ہوتے تو وہ کبھی نہ مرتے بلکہ پیدا بھی نہ ہوتے اور آغاز عالم سے اسی طرح چلے آتے۔

اس کمزوری کی پردہ پوشی کے لئے انسانی جہالت نے دو طریقے ایجاد کئے ایک یہ کہ کہا گیا کہ وہ زندہ ہیں دراصل مرے نہیں صرف ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔ وہ آسمان پر چلے گئے ہیں۔ اور وہاں زندہ موجود ہیں وغیرہ وغیرہ۔ دوسرا طریقہ صنم تراشی کا ایجاد کیا گیا۔ ایسے لوگوں کی تصاویر یا بت بنا کر لوگوں کے سامنے رکھدئے اور یہ تصور دلانے کی کوشش کی گئی وہ ان بتوں میں ہمیشہ کے لئے موجود ہیں۔ انسانی عقل کی کوتاہی کتنی حیرت ناک ہے کہ خود لکڑی مٹی یا پتھر سے بت بناتے ہیں اور پھر خود ہی محض اپنے تصور کے زور سے ان میں وہ تمام صفات ڈال دیتے ہیں جو خدا تعالیٰ میں ہو سکتی ہیں۔ ان کے سامنے سجدے کئے جاتے ہیں۔ قیمتی سامانوں سے ان کو سجایا جاتا ہے۔ قربانیاں دی جاتی ہیں اور ان سے مرادیں مانگی جاتی ہیں۔ اور اس طرح مقدس جذبہ عبودیت کو ضائع کیا جاتا ہے۔

اسلام نے ان سب باتوں کا نہایت تفصیل کے ساتھ قلع قمع کیا ہے اور جو شخص بھی قرآن کریم کا مطالعہ کرے گا وہ معلوم کرے گا کہ اسلام نے نہ صرف الحاد کے خلاف نہایت محکم دلائل دئے ہیں بلکہ بندوں کو خدا بنا لینے کی ذہنیت کا بھی بخیہ ادھیڑ کر رکھدیا ہے۔ اور نہایت دلآویز اور نپے تلے الفاظ میں حقیقت کا انکشاف کیا ہے کہ بندگان حق سے جو مافوق العادت کام ظہور میں آتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ خدا ہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے کئے گئے ہیں اور اس امر کے ثبوت میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ فوق العادت کام کر کے دکھاتے ہیں۔ ورنہ وہ ایسے ہی بشر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ دوسرے لوگ بشر ہوتے ہیں۔ ولا يحيطون بشيء من علمه الا بما شاء

اسلام نے اس مسئلہ کو اتنا صاف کر دیا ہے کہ جو شخص بھی اسلام کو سمجھ لیتا ہے وہ کبھی بت پرستی میں گرفتار نہیں ہو سکتا اور نہ کسی بندے کو خدا بنا سکتا ہے۔ چنانچہ مسٹر لیکی جنہوں نے یورپین اخلاق کی تاریخ لکھی ہے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جہاں جہاں اسلام پہنچا ہے اور لوگوں نے اسلام کو اختیار کیا ہے۔ وہاں حقیقی بت پرستی کبھی سر نہیں اٹھا سکی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے شرک کو سب سے بڑا گناہ بیان کیا ہے۔ جو کوئی انسان کر سکتا ہے۔ اس طرح اسلام نے شرک کی جڑیں اکھاڑ کر رکھدی ہیں اور انسان کا اللہ تعالیٰ کے صحیح تعلق کا نہایت صحیح تصور دیا ہے۔ اور وہ تعلق یہ ہے کہ بشر بشر ہی ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ اور اس سے ہدایت پا سکتا ہے بغیر اس کے کہ اس کی بشریت میں کوئی ایزادی ہو۔ یہاں تک کہ وہ اس کے اذن کے بغیر کوئی شفاعت بھی نہیں کر سکتا

اس کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور اس کا اپنے بندوں سے کلام کرنا کسی زمان و مکان سے محدود نہیں کیونکہ بندوں سے ہمکلامی اس کی ہستی کا ایک بین ثبوت ہوتا ہے اور اس ثبوت کی ہر وقت ضرورت ہے۔ اور آج جب کہ دنیا الحاد کی طرف مائل ہے ایسے ثبوت کی ضرورت ہے چنانچہ جماعت احمدیہ علی وجہ البصیرت ایمان رکھتی ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کر کے اپنے وجود کے ثبوت میں نہایت عظیم الشان حجت قائم کی ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ہری بھری شاخ

ہری بھری شاخ وہی رہتی ہے جس کا اپنے مرکز سے تعلق قائم رہے اور اسے نئی زندگی حاصل ہوتی رہے۔ روزنامہ الفضل آپ کی جماعت کا اپنے مرکز سے تعلق قائم کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے

اگر

کوئی جماعت ایسی ہے جس میں روزنامہ الفضل یا کم از کم الفضل کا خطبہ نمبر بھی نہیں جاتا تو وہ جماعت اپنے مرکزی حالات اور اپنے مقدس آقا کے فرمودات سے واقفیت حاصل نہیں کر سکتی ___ اسلئے ___ اس طرف توجہ دیجئے اور اخبار الفضل اپنی اپنی جماعت کے نام جاری کروائیے۔ اس میں آپ کا سراسر فائدہ ہے۔

(مینیجر الفضل)

یحیی الدین ویقیم الشریعۃ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ احیاء اسلام

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۲)

مشہور مذہبی شخصیت الیگزنڈر ڈوئی امریکہ کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ مسیح کی آمد ثانی کے لئے بطور ایلیاء کے ہے اور اس کا راستہ صاف کرنے آیا ہے۔ اس دعویٰ سے اس کو بہت ترقی ہوئی۔ بعد ازاں اس سے بڑھ کر اس نے عام اعلان یہ کر دیا کہ شہر صیحون جو اس کا آباد کردہ تھا اس میں حضرت مسیح نازل ہوں گے۔ یہ شخص اسلام کا بدترین دشمن تھا ۱۹۰۲ء میں اس نے اعلان کیا کہ اگر مسلمان مسیحیت قبول نہ کریں گے تو سب کے سب ہلاک کر دئیے جائیں گے۔ جب اس امر کی اطلاع بانی احمدیت کو ہوئی تو آپ نے فضائل اسلام کا اظہار کرتے ہوئے رقم فرمایا کہ دنیا میں بسنے والے کروڑوں مسلمانوں کو تباہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں خدا کا مسیح آپ کے سامنے موجود ہوں مجھ سے مباہلہ کر لو حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ یہ اشتہار کثرت سے امریکہ میں شائع کیا گیا۔ کئی اخبارات نے ریویو تحریر کئے۔ ڈاکٹر ڈوئی نے یہاں تک تحریر کر دیا کہ:

"اگر میں خدا کی زمین پر خدا کا پیغمبر نہیں تو پھر کوئی بھی نہیں"

اسی پر بس نہ کی بلکہ اس نے اعلان کر دیا کہ فرشتے نے مجھ سے کہا ہے کہ تو اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا۔ اس اعلان کے بعد خدائی تجلّی نے اپنا ظہور عجیب رنگ میں دکھایا جس سے عقل انسانی حیران ہو جاتی ہے۔ اس کے متعلق وہ یہ اسرار ظاہر ہوئے جن کی بناء پر اس کی شخصیت ہدف طعن و ملامت بن گئی۔ اس کے پیراؤں کی طرف سے ایک نامہ اس کے نام ارسال کی گئی جس کے الفاظ یہ تھے:۔

"تمام جماعت بالاتفاق تمہاری فضول خرچی۔ ریاکاری۔ غلط بیانیوں۔ مبالغہ آمیز کلام لوگوں کے مال کے ناجائز استعمال ظلم اور غضب پر سخت اعتراض کرتی ہے۔ اس واسطے تمہیں تمہارے عہدہ سے معطل کیا جاتا ہے"

یہ ہے انی مہین من اراد اھانتک کا عبرتناک منظر ان فی ذلک عبرۃ وتذکرۃ لمن لہ عینان۔ یہ الزامات اور انتقادات بالکل درست تھے۔ دنیا کو اس دھوکہ کا علم ہو گیا۔ مسیح محمدی کے ذریعہ احیاء اسلام ہوا اور ہر آنکھ نے اس کو دیکھا کہ مسٹر ڈوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ کہ:

"میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دیگا"

لفظ بلفظ پورے ہوئے۔

(۵)

جملہ مذاہب کو چیلنج

حضرت اقدسؑ نے دینی معرکۃ الآراء کتاب "آئینہ کمالات اسلام" کے ساتھ ایک اشتہار بنام جملہ پادری صاحبان وہندو صاحبان وسکھ صاحبان۔ وآریہ صاحبان و برہمو صاحبان ونیچری صاحبان ودہریہ صاحبان کے عنوان سے شائع فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور اپنی اس دعوت کی اشاعت کثرت سے فرمائی اور اس زور دار دل نے ایک نظم بھی اسی کتاب میں شائع فرمائی جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

سبحان اللہ والله اکبر کیسی تڑپ ہے! اور کیا درد ہے!! یہ وہ عظیم الشان روح ہے جس نے دنیا میں ایک انقلاب برپا کیا۔ اور اس انقلاب کا بانی موجودہ وقت میں صرف حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی ہیں۔ آپ نے جملہ مذاہب کے دفاع میں جو اسلام اور بانی اسلام کے خلاف ہو رہے تھے اس میں قلمی جہاد کر کے جملہ اعتراضات کا انتہائی مدلل اور معقول رنگ میں دفاع کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات پر علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ نے اعتراف کرتے ہوئے تحریر کیا:۔

"بے شک مرحوم اسلام کا ایک بہت بڑا پہلوان تھا"

(۶)

حرف آخر

آج بانی احمدیت کی اتباع میں آپ کی طرف سے قائم کردہ جماعت احمدیہ کے سب افراد خدمت اسلام میں مصروف ہیں آپ کی تعلیمات کی روشنی میں آج خدمتِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا جا رہا ہے۔ مختلف ممالک میں اور مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت کی جا رہی ہے۔ فرزندانِ احمدیت کی مالی قربانی قابل رشک ہے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ نے ایک ایسی فعال جماعت قائم کی ہے جو اپنے تن من دھن کو خدمت اسلام کے لئے قربان کرنا فخر سمجھتی ہے اور احمدی اس میں عین راحت اور مسرت محسوس کرتا ہے۔

علامہ نیاز فتح پوری ایک مراسلہ کے جواب میں کیا ہی خوب لکھتے ہیں۔ اور لکھا بھی ایسا گویا بانی احمدیت کے جملہ عظیم الشان کارناموں کو چند کلمات میں قلم بند کر دیا۔ آپ کی شخصیتِ عظیم کا تعارف مختصر پیش کر دیا ہے۔ علامہ موصوف لکھتے ہیں:۔

"بانی احمدیت کے متعلق میرا مطالعہ ہنوز تشنۂ تکمیل ہے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ مرزا صاحب کی سیرت، ان کی تعلیمات، ان کی دعوت اصلاح، ان کے تفہیمات قرآنیہ، ان کے عقائدی نظریئے اور ان کے تمام عملی کارناموں کو سمجھنے کے لئے کتنا زمانہ درکار ہوگا۔ کیونکہ ان کی وسعت وہمہ گیری کا مطالعہ "قلزم آشامی" چاہتا ہے اور یہ شاید میرے بس کی بات نہیں۔ تاہم اگر اس وقت تک کے تمام اثرات کو اختصار سے بیان کرنے پر مجبور کیا جائے تو میں بلا تکلف کہہ دوں گا کہ وہ بڑے غیر معمولی عزم و استقلال کا صاحب فراست وبصیرت انسان تھا جو ایک خاص باطنی قوت اپنے ساتھ لایا تھا اور اس کا دعویٰ تجدید و مہدویت کوئی پا در ہوا بات نہ تھی"

الغرض سرور کائنات فخر موجودات نے آنے والے موعود کے متعلق یحیی الدین ویقیم الشریعۃ

وصایا کے متعلق ایک ضروری اعلان

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مرسلہ سکرٹری بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

"وصیت کے متعلق میرے خیالات بہت سخت ہیں۔ میرے نزدیک وصیت مرض الموت کی درست نہیں۔ کیونکہ اس وقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو موت کو قریب سمجھ کر مال کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے

دوم۔ اس سے یہ نقص پیدا ہوتا ہے کہ ایک شخص جو اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا رہتا ہے۔ اور دین کی خدمت سے غافل اور اس کی جائداد کوئی نہیں ہوتی۔ وہ ایسے وقت میں وصیت کر کے وصیت کے اصل مفہوم کے خلاف عمل کر کے وصیت کنندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

سوم۔ میرے نزدیک یہ بھی دیکھنا ضروری ہے۔ کہ ایک شخص کا گزارہ اس کی جائداد پر ہے یا تنخواہ پر۔ اگر اصل چیز اس کی تنخواہ ہے۔ تو اس پر وصیت ہونی چاہیئے۔ ورنہ ایک ہنسی بن جائے گی۔ اسی طرح میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں۔ ظاہری شرط اس لئے کہ دل کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے"

(الفضل مجریہ ۸ دسمبر ۱۹۱۹ء)

عید الفطر کی حقیقت

روزے بھی خدا کے قرب کا ذریعہ ہیں اور عید بھی

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

ایک ماہ کے کامل روزوں کے بعد اسلام نے عید الفطر کی تقریب مقرر کی ہے۔ رمضان میں مسلمان صبح سے لے کر غروب آفتاب تک بھوکے پیاسے رہتے ہیں اور اپنی زندگی میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرتے ہیں کیونکہ روزہ صرف اسی کا نام نہیں ہے کہ انسان کھانے پینے سے پرہیز کرے۔ یہ بھی ضروری ہے۔ مگر یہ تو ایک مادی اور ابتدائی بات ہے اصل غرض تو روزہ رکھنے سے یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے گندے اخلاق اور بُرے اعمال سے علیحدگی اختیار کرے اور اپنی زندگی کو اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق گزارے۔ اس کا فرض ہے کہ جھوٹ غیبت۔ کسی کی دلآزاری اور ہر قسم کی عیب چینی اور گالی گلوچ سے اپنی زبان کو پاک رکھے۔ اپنے دل و دماغ کو بُرے خیالات کی آلائشوں سے محفوظ رکھے۔ اپنے ہاتھوں کو ہر قسم کے ظلم سے بچائے اور اپنے کانوں کو کسی کے عیب سننے اور اپنی آنکھوں کو بدنظری سے بند رکھے۔ جب یہ ساری باتیں ہوں اور ان کے ساتھ انسان اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کھانے اور پینے وغیرہ سے بھی مقررہ وقت کے لئے پرہیز کرے تو وہ روزہ دار ہے۔ روزہ کی اس حقیقت کے پیش نظر ہر شخص پکار اٹھے گا کہ ایسی کڑی پابندیوں سے زندگی گزارنا اور ایسی اعلیٰ تربیت سے کر باقی گیارہ مہینوں کے لئے روحانی زندگی کی تیاری کرنا بہت خوبی کی بات ہے۔ اور بڑی سعادت ہے۔ جو روزہ دار کو حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے یہ لوگ اسبات کے مستحق ہیں کہ اس ماہ کے خاتمہ پر انہیں عید کا تحفہ دیا جائے۔ اسلام دین فطرت ہے اس لئے اس رمضان کے ختم ہونے کے اگلے دن یعنی ماہِ شوال کا پہلا دن عید الفطر کا دن مقرر کیا ہے۔ پھر عجیب بات ہے کہ اسلام نے اسی خوشی کے دن کو بھی عبادت کا دن بنا دیا ہے۔ بے شک یہ بھی حکم ہے کہ عید کے دن سب مسلمان نئے یا دھلے کپڑے پہنیں، نہائیں اور خوشبو لگائیں اچھے اچھے کھانے کھائیں اور خوشی خوشی ایک دوسرے سے ملیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی حکم ہے۔ کہ ایک تو عید سے پہلے پہلے ہر مسلمان صدقۃ الفطر ادا کرے جو قریباً ایک روپیہ فی کس ہوتا ہے۔ اور یہ ساری رقم غریب اور مستحق مسلمانوں کو عید کی خوشی منانے کے لئے عید سے پہلے پہلے ادا کر دی جائے۔ دوسرا حکم یہ دیا گیا کہ عید کے دن سب مرد اور عورتیں عیدگاہ میں جا کر بارگاہِ ایزدی میں سجدۂ شکر بجا لائیں کہ انہیں رمضان کی برکات سے بہرہ ور کیا گیا اور خود کے قرب سے نوازا گیا۔

یہ دو رکعت نمازِ عید جس میں عام نمازوں کی نسبت کم از کم بارہ مرتبہ اللہ اکبر کا زائد اعادہ ہے ایک خاص نمازہ ہے اس میں یہ سبق ہے۔ کہ مسلمانوں کی حقیقی خوشی اللہ تعالےٰ کی عبادت اور خدا کی کبریائی کے قائم کرنے سے ہی وابستہ ہے۔ جس طرح اور لوگ خوشی میں خدا کو بھول جاتے ہیں اور نشہ سے سرشار ہو کر دن گزارتے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ شعار نہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے نصب العین یعنی خدا کے قرب کو ہر وقت مدنظر رکھیں۔ تنگی ہو یا فراخی رنج ہو یا خوشی، اسے ہر حالت میں یاد رہے کہ ہر چیز اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہی قادرِ مطلق اس کائنات کا رب ہے اور انسان کا کمال یہی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے قرب کو پانے والا بنے

جس طرح رمضان کے ایام میں بھوکا پیاسا رہنا خدا کے قرب کے پانے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح عید کے دنوں میں کھانا اور پینا بھی خدا کے وصال کا وسیلہ ہے۔ خدا تو اس سے خوش ہوتا ہے کہ اس کا بندہ اس کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اور اپنی روحانیت کو ترقی دے رہا ہے ورنہ ہمارے بھوکے رہنے یا کھانا کھانے سے اللہ تعالےٰ کو کیا فائدہ ہے۔ عبادت تو تعمیل حکم کا نام ہے۔ اگر حکم یہ ہے کہ اس وقت مت کھاؤ تو اس وقت نہ کھانا عبادت ہے اور اگر حکم یہ ہے کہ اس وقت ضرور کھاؤ تو اس وقت کھانا کھانا عبادت ہے۔ پس روزے بھی خدا کے قرب کا ذریعہ ہیں اور عید بھی خدا کے پانے کا ذریعہ ہے یہ وہ نقطۂ نگاہ ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ اور یہ بھی اسلام کی ایک عظیم الشان فضیلت ہے۔

آؤ بھائیو اور بہنو! کہ ہم خوشی سے عید منائیں اور اسی نقطۂ نگاہ سے منائیں کہ یہ بھی خدا کے پانے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے لئے اس عید کو حقیقی اور دائمی عید کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

رسالہ سیرۃ طیبہ

احباب اور جماعتیں توجہ فرماویں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے جو تقریر "**ذکر حبیب**" کے موضوع پر پڑھی تھی۔ وہ اب "**سیرۃ طیبہ**" کے نام سے رسالہ کی صورت میں چھپ رہی ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ کے تین نمایاں پہلوؤں پر مختصر مگر خدا کے فضل سے دلچسپ اور جامع بحث آگئی ہے جسے حضور کے منتخب اقوال اور حضور کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات کے ذکر سے مزین کیا گیا ہے۔ یہ تین پہلو (**اوّل**) محبت الٰہی (**دوم**) عشقِ رسول اور (**سوم**) شفقت علیٰ خلق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہی تین پہلو ایک مسلمان کے دین و مذہب کی جان ہیں۔

لہٰذا مخلص دوستوں کو چاہیئے کہ اس رسالہ کے چھپنے پر اسے نہ صرف زیادہ سے زیادہ اپنی جماعت کے دوستوں میں اخلاقی اور روحانی خیال سے تربیت کے لئے تقسیم کریں بلکہ دوسرے مسلمانوں میں بھی کثرت کے ساتھ اس کی اشاعت کا انتظام کریں۔ تاکہ اس ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق غیر از جماعت لوگوں کی غلط فہمیاں اور بدگمانیاں دُور ہوں اور ملک میں **پُرامن فضا** کا رستہ کھلے۔

یہ رسالہ ملک فضل حسین صاحب مالک احمدیہ کتابستان ربوہ چھپوا رہے ہیں اس لئے جو دوست اور جماعتیں اس رسالہ کی خریداری اور اس کی تقسیم میں حصہ لے کر ثواب کمانا چاہیں۔ ان کو چاہیئے کہ جلد سے جلد اپنے آرڈر ملک صاحب موصوف کو بھجوا کر مطلوبہ نسخے اپنے لئے ریزرو کروالیں۔

اس رسالہ کے آخر میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی سیرۃ پر بھی ایک مختصر سا نوٹ بڑھا دیا گیا ہے۔ تاکہ احمدی مستورات اس سے مخصوص فائدہ اٹھا سکیں۔

اس سارے رسالہ کا حجم ۱۱۲ صفحات ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس رسالہ کی اشاعت خدا کے فضل سے مفید اور بابرکت ثابت ہوگی۔ قیمت کے متعلق ملک صاحب بتا سکیں گے۔ یہ خاکسار تو صرف ثواب کے پہلو میں حصہ دار ہے۔ مالی پہلو سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ فقط والسلام۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۷ مارچ ۱۹۶۰ء

قیمت:- قسم اول قیمت فی نسخہ ۱۲ر سو کے خریدار سے ۷۰ روپے

قسم دوم قیمت فی نسخہ ۸ر سو کے خریدار سے -/۴۸ روپے

ہزار کے خریداروں کو اور بھی رعایت کی جائے گی۔

خاکسار:- ملک فضل حسین مینیجر احمدیہ کتابستان ربوہ

درخواستہائے دعا

میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب جماعت خصوصاً درویشانِ قادیان دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مجھ پر فضل فرماوے اور ان پریشانیوں سے نجات دے۔

ابوالفضل محمود کراچی

۲۔ عاجز عرصہ سے بیمار ہے۔ کامل صحت شفایابی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد دین (ٹھیکیدار) سرگودھا

امراء و صدر صاحبان

جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

اس اعلان کے ذریعہ مندرجہ ذیل چند امور کی طرف امراء و صدر صاحبان کو توجہ دلانا مقصود ہے۔ اور یہ امور اپنی ذات میں نہایت اہم ہیں۔

اول یہ کہ وہ اپنی جماعت کے موصی اصحاب کا **محاسبہ** فرمائیں۔ کہ کون کون حصہ آمد کے موصی اصحاب **بقایادار** ہیں۔ جو دوست بقایا دار ہیں۔ ان کو زور سے تحریک فرمائیں۔ کہ وہ اپنے بقائے **۲۵؍ اپریل سے قبل** مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر دیں۔ تاکہ ان کی ادا کردہ رقوم سال رواں کے حساب میں اُن کے کھاتوں میں درج ہو جائیں۔ اور آئندہ سال ان کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔ بقایا دار **دو قسم** کے ہیں۔

ایک وہ بقایا دار ہیں۔ جنہوں نے مجلس کارپرداز سے سال رواں کے دوران میں یا اس سے پہلے سالوں میں کسی وقت یہ منظوری لے لی تھی کہ اُس وقت ان کے ذمہ حصہ آمد کا جو بقایا تھا۔ اُسے وہ مقررہ اقساط کے ساتھ مع ماہوار حصہ آمد کے ادا کرتے رہیں گے۔ (ایسے دوستوں کا علم مقامی سکرٹریان مال کو دے دیا جاتا ہے) ان کا حساب اس طرح پڑتال فرمائیں کہ آیا انہوں نے اس وقت تک اپنے **عہد کی پابندی** کی ہے۔ یعنی جس قدر اقساط ان پر ۳۰؍ اپریل ۱۹۶۰ء تک واجب تھیں ادا کر دی ہیں اور ماہوار حصہ آمد بھی باقاعدہ ادا کرتے رہے ہیں۔ اگر دونوں میں سے کسی بات کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو ان کو توجہ دلائی جائے کہ وہ واجب الادا رقوم کو **۲۵؍ اپریل** تک ادا کر کے اپنے **عہد کو پورا کریں**۔

دوسرے وہ بقایا دار ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف یہ کہ باوجود بقایادار ہونے کے بقایا کی ادائیگی کا کبھی خیال ہی نہیں کیا۔ بلکہ دفتر کے مطالبات کا جواب دینے کی بھی کبھی زحمت گوارا نہیں فرمائی۔ اور وہ اپنے حسابات سے جو اُن کو سالانہ بھیجے جاتے ہیں۔ اس طرح آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ گویا اس بقایا کی ادائیگی کے وہ ذمہ دار نہیں ہیں۔ شائد وہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے خاموش رہنے سے ہی بقایا خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اس لئے اُمراء و صدر صاحبان کا فرض ہے کہ ایسے دوستوں کو بقائیوں کی ادائیگی کے لئے مجبور کریں اور اگر وہ باوجود سمجھانے کے ادا نہ کریں **تو انفرادی طور پر رپورٹیں کر کے اُن کی وصیتیں منسوخ کرائیں**۔ یہ لوگ چندہ عام سے اس لئے آزاد ہیں کہ **وہ موصی** ہیں۔ اور وصیت کا چندہ اس لئے ادا نہیں کرتے کہ مثلاً وہ مقروض ہیں۔ بچوں کے **تعلیمی اخراجات** پورے نہیں ہو رہے۔ یا اس قسم کی بعض اور **مجبوریاں** پیش کرتے ہیں۔ ایسے دوستوں کو بتایا جائے کہ اگر وہ وصیت کا چندہ ادا نہیں کر سکتے **تو خود درخواست کر کے** اپنی وصیت منسوخ کرا لیں۔ اور چندہ عام ادا کرتے رہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ جب توفیق دے تو سابقہ بقایا ادا کر کے وصیت بحال کرا لیں۔ بصورت دیگر اگر مجلس کارپرداز نے خود بغیر ان کی درخواست کے وصیت منسوخ کر دی۔ تو ان سے **چندہ عام بھی قبول نہیں کیا جائے گا**۔ جب تک کہ وہ اظہار ندامت کر کے نظارت بیت المال سے اس کی اجازت نہ لے لیں۔ اور یہ بات بھی ان کے ذہن نشین کر دینی چاہیئے۔ کہ اگر انہوں نے پھر وصیت بحال کرانی چاہی تو انہیں نہ صرف **سابقہ بقایا ہی وصیت بحال کرانے سے پہلے ادا کرنا ہوگا جس کی وجہ سے وصیت منسوخ ہوئی تھی۔ بلکہ عرصہ منسوخی وصیت کے چندہ عام اور حصہ آمد میں جو فرق ہوگا۔ وہ بھی انہیں ادا کرنا پڑے گا**۔

دوم۔ یہ کہ جن جماعتوں میں **سیکرٹری وصایا** مقرر نہیں ہیں۔ وہاں سکرٹری وصایا بذریعہ انتخاب مقرر کر کے سکرٹری بہشتی مقبرہ کو اطلاع دے دی جائے۔ کیونکہ اس کے بغیر **تحریک وصیت** جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایک عالمگیر تحریک کی حیثیت رکھتی ہے۔ کما حقہٗ زندہ نہیں رہ سکتی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ **ہر جماعت میں ایک سکرٹری وصایا** بھی ہو۔ جو تحریک وصیت کو اپنی جماعت میں جاری رکھے۔ اور غیر موصی مردوں اور عورتوں کو وصیت کرنے کی ترغیب دلاتا رہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس عہدہ کے لئے صرف ایسے دوستوں کو مقرر کیا جائے۔ جو **خود موصی** ہوں۔ کیونکہ جو دلچسپی تحریک وصیت میں ایک موصی لے سکتا ہے وہ کسی غیر موصی کو نہیں ہو سکتی الا ماشاء اللہ۔

اور بہتر یہ بھی ہے کہ وہ خود بھی **قابل اعتراض حد تک بقایا دار نہ ہو**۔ یعنی اس کے ذمہ بغیر مجلس کارپرداز کی اجازت کے چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا نہ ہو۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد نظام وصیت میں شامل ہو جائے اور حضور کی اس مبارک خواہش کی تعمیل و تکمیل کے لئے ہر جماعت میں سکرٹری وصایا کا تقرر ضروری اور لازمی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

فدیہ رقوم کی چوتھی فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں رقوم فدیہ کی چوتھی فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کی یہ عبادت قبول فرمائے۔ اور ان کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ اصل چیز روزہ ہی ہے۔ اور فدیہ صرف بیماری اور کمزوری کی حالت میں بدل کے طور پر رکھا گیا ہے۔ پس دوستوں کو حقیقی معذوری کی صورت میں ہی فدیہ دینا چاہیئے۔ بہرحال جن اصحاب نے فدیہ کی رقوم بھجوائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ خدمت اور عبادت قبول فرمائے۔ اور انہیں اپنے حضور سے بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

۸۸ - چوہدری عطاء محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار۔ ربوہ ۲۰-۰-۰
۸۹ - مولوی عبد الحکیم صاحب۔ فیجی آئی لینڈ بذریعہ وکالت تبشیر ۲۵-۰-۰
۹۰ - میاں محمد شریف صاحب دار الصدر غربی ربوہ ۴۰-۰-۰
۹۱ - محترمہ مقبول خانم صاحبہ بنت میاں محمد عالم صاحب ڈھوک رکھ راولپنڈی ۱۰-۰-۰
۹۲ ″ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ سعید احمد صاحب پشاور ۱۵-۰-۰
۹۳ - ڈاکٹر سردار علی خان صاحب ربوہ ۲۵-۰-۰
۹۴ - ملک انور احمد صاحب ایر پورٹ چاٹگام معہ اہلیہ صاحبہ ۴۰-۰-۰
۹۵ - محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ ربوہ ۱۵-۰-۰
۹۶ - محترمہ آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی محمد دین صاحب ۳۰-۰-۰
۹۷ - سید سردار حسین شاہ صاحب ربوہ ۱۵-۰-۰
۹۸ - محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی نور الحق صاحب انور ربوہ ۱۰-۰-۰
۹۹ - اہلیہ صاحبہ چوہدری احسان اللہ صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ ۳۰-۰-۰
۱۰۰ - ″ ″ ″ محمد اسماعیل صاحب خالد ″ ″ ″ ۳۰-۰-۰
۱۰۱ - محترمہ طاہرہ ناصر احمد شاہ صاحب کراچی ۲۰-۰-۰
۱۰۲ - کرنل تقی الدین احمد۔ اسکندریہ۔ ۱۰۰-۰-۰
۱۰۳ - چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب ادمیگا ریڈیو کمپنی ملتان صدر
۱۰۴ - اہلیہ صاحبہ ″ ″ ″ ″ ″ ″ } ۵۰-۰-۰
۱۰۵ - امۃ الحی بیگم صاحبہ معرفت ڈاکٹر محمد یونس صاحب نوکوٹ سندھ
۱۰۶ - بشریٰ بیگم صاحبہ ″ ″ ″ ″ ″ } ۵۰-۰-۰
۱۰۷ - محترمہ محمودہ ثروت صاحبہ اہلیہ محمد سلیم صاحب صدیقی پسرور ۲۰-۰-۰

مبلغ اسلام مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب غانا تشریف لیجانے کی غرض سے ربوہ سے کراچی روانہ ہوگئے

اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پہنچ کر پُرخلوص طور پر الوداع کہا

ربوہ ۲۶ مارچ۔ مبلغ اسلام مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے غانا مغربی افریقہ تشریف لے جانے کی غرض سے مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء کو صبح دس بجے کے قریب چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے بہت بھاری تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا احباب نے انہیں بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور پُرجوش اسلامی نعروں اور دلی دعاؤں کے درمیان انہیں رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب منزل مقصود پر بخیر و عافیت پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کیلئے دعا فرماویں۔

اخبار الفضل کی اعانت کرنے والے احباب

(۵)

روزنامہ الفضل احمدیت کا ترجمان ہے۔ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کرنا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ ہمیں اس امر کا اعتراف ہے کہ احباب جماعت اپنے اس مذہبی فرض کو کافی حد تک سرانجام دے رہے ہیں۔ اور جیسا کہ محترم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کی آمدہ چٹھیوں سے پتہ چلتا ہے۔ جہاں جہاں وہ تشریف لے گئے ہیں۔ احباب نے ان سے پورا تعاون فرمایا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ احباب آئندہ توسیع اشاعت الفضل کے لئے کوشش جاری نہ رکھیں بلکہ ہم سب پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ پوری مستعدی سے اپنے آرگن کی اشاعت کو بڑھانے کے لئے پہلے سے بڑھ کر سعی کریں یہاں تک کہ الفضل کی اشاعت ہزاروں سے تجاوز کر کے لاکھوں تک پہنچ جائے۔

جیسا کہ قبل ازیں عرض کیا جا چکا ہے مختلف مقامات پر کافی تعداد میں احباب نے نہ صرف اپنے نام ہی روزنامہ الفضل جاری کرایا ہے بلکہ بہت سے احباب نے دیگر سعید الفطرت لوگوں کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے اعانت بھی کی ہے۔ اس سے قبل چار قسطوں میں اعانت الفضل کرنے والے احباب کے نام ہم شائع کر چکے ہیں آج ہم بعض اور احباب کے نام اور ان کی طرف سے جو اعانت ہوئی ہے اسے شائع کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والے دوستوں کو اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔

نوٹ:۔ گجرات شہر میں مکرم مولوی عبدالمالک صاحب نے اور وزیر آباد میں مکرم میاں غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے نمائندہ الفضل سے پورا تعاون کیا ہے یہ دونوں دوست ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

نام		رقم
مکرم چوہدری یوسف ایاز صاحب واقف زندگی۔ گجرات		۵-۰-۰
″ ڈاکٹر اعظم علی صاحب	″	۵-۰-۰
محترمہ استانی برکت بی بی صاحبہ حیا صدر لجنہ اماء اللہ	″	۱۰-۰-۰
عزیز عبدالمالک ابن محترم ڈاکٹر عبدالحق صاحب ڈی۔ ایچ او گجرات		۵-۰-۰
مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب	″	۵-۰-۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مہر شیر محمد صاحب سیشن جج	″	۵-۰-۰
″ اہلیہ صاحبہ مکرم واجد علی محمد صاحب امیر جماعت	″	۲-۸-۰
لجنہ اماء اللہ بذریعہ محترمہ جعلا صاحبہ	″	۹-۱۲-۰
مکرم صوفی محمد حسین صاحب وزیر آباد		۵-۰-۰
″ میاں برکت علی صاحب سوداگر چرم وزیر آباد		۱۰-۰-۰
″ میاں غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت	″	۱۰-۰-۰
″ ملک منظور احمد صاحب	وزیر آباد	۱۰-۰-۰
″ مظفر احمد صاحب	″	۵-۰-۰
″ ناصر احمد صاحب مٹھائی والے	″	۵-۰-۰
″ ماسٹر عنایت اللہ صاحب	″	۵-۰-۰
عزیز ناصر احمد ابن محترم میاں برکت علی صاحب وزیر آباد		۲-۸-۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم میاں اکبر علی صاحب وزیر آباد		۲-۸-۰
عزیزہ نسیم اختر و عزیزہ مسرت سلطانہ بنت مکرم میاں اکبر علی صاحب وزیر آباد۔		۲-۸-۰
مکرم سراج دین مشتاق احمد صاحبان	″	۲-۸-۰
″ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ہاگورا۔ وزیر آباد		۱۰-۰-۰
لجنہ اماء اللہ بذریعہ محترمہ بشیر بیگم صاحبہ سیکرٹری	″	۸-۱۲-۰
مکرم چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی		۵-۰-۰
″ ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب ابوجنیفی	″	۵-۰-۰
″ مرزا اللہ بخش صاحب	″	۵-۰-۰

مکرم عطر دین صاحب درویش قادیان ضلع گورداسپور نے بھی تین روپے اعانت الفضل کیلئے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ (مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بیوی کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ نیز میری طبیعت بھی کچھ دنوں سے علیل ہے اور کچھ کاروباری پریشانی بھی ہے۔ نیز میری چچی صاحبہ بیوہ قائم دین صاحب آف گوجرانوالہ ہیں عرصہ سے بانو ای کے مرض میں مبتلا ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے اور پریشانیاں دور فرمائے۔

(۲) میری بھانجی اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ مشرقی افریقہ ایک سال سے انتڑیوں میں خرابی کی وجہ سے بیمار ہے۔ برادرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب فاضل گوجرانوالہ خرابی دل و جگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۳) نیز میری ہمشیرہ اہلیہ جمعدار مختار محمود صاحب اولاد نرینہ سے محروم ہیں۔ احباب اولاد نرینہ کے لئے دعا کریں۔ (صدرالدین کھوکھر گوردھن داس مارکیٹ کراچی)

(۴) میری دادی جان اہلیہ شمس الدین صاحب بھاگلپوری مرحوم تقریباً ایک ماہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمودہ طیبہ بنت صوبیدار قریشی ۴/۱ کوئٹہ کینٹ)

(۵) احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں اور مشکلات دور فرمائے آمین۔ (محمد صدیق جلال پور جٹاں)

(۶) محمد اسمٰعیل صاحب فوق (اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر) بوجہ فالج بیمار ہیں نیز میں خود بھی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت ہمارے لئے دعا فرمائیں۔

(خورشید الحق بھابسی پشاور شہر)

(۷) اس عاجز کے چار بچے مختلف امتحانات دے رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ (عبدالشکور قریشی لاہور)

(۸) خاکسار عرصہ دو سال سے متعدد امراض میں مبتلا ہے اور خاکسار کی اہلیہ کو بھی کئی ایک بیماریاں لاحق ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو صحت عطا کرے (اسید مشتاق احمد ہمبلپور اڑیسہ بھارت)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۲۱

میں امینہ بیگم زوجہ شیخ منیر الدین احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سکھر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶۰ / ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے
ا۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے بذمہ خاوند ہے زیورات طلائی بتفصیل ذیل ہیں:۔
(۱) کڑے دو جوڑی وزن ۵ تولے قیمت ۶۰۰/- روپے (۲) گلو بند ایک عدد ۳ تولے ۳۶۰/- روپے (۳) لاکٹ جڑاؤ قیمتی ۱۰۰/- روپے (۴) جھمکیاں ایک جوڑی وزن ایک تولہ قیمت ۱۲۰/- روپے (۵) بالیاں ایک جوڑی وزن ۳ ۱/۲ ماشے قیمت ۲۵/- روپے (۶) انگوٹھیاں دو عدد ایک چھلہ وزن ۱۱ ماشے۔ قیمت ۱۱۰/- روپے۔ ان کے علاوہ میرا ماہوار جیب خرچ اس وقت ۱۶/- روپے ہے۔
مندرجہ بالا جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ موصیہ امینہ بیگم
گواہ شد خاوند موصیہ منیر الدین احمد ریڈیو ٹکنیک پوسٹ بکس ۱۱ سوئی گیس کمپنی سکھر
گواہ شد:۔ قریشی عبد الرحمٰن موصی نمبر ۷۹۳۸ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر بنگلہ نمبر ۳۱ آدم شاہ کالونی سکھر

نمبر ۱۵۶۲۲

میں ملک خلیل احمد اختر ولد ملک نذیر احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ وقف زندگی عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶۰ / ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ صرف تحریک جدید کی طرف سے مبلغ ۱۲۸/- روپے بطور الاؤنس ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد ملک خلیل احمد اختر ۲/۶۰ / ۲۸
گواہ شد قاضی مبارک احمد واقف زندگی
گواہ شد مسعود احمد وکالت تبشیر ربوہ

نمبر ۱۵۶۲۳

میں ڈاکٹر محمد ثناء اللہ انصاری ولد حاجی بقاء اللہ صاحب قوم شیخ انصاری پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلاک نمبر ۱/E ۱۶/۹ ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ صوبہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۰ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے
میرا ایک مکان نمبر ۹/۱۶ - ۱/E ناظم آباد کراچی میں ہے۔ یہ مکان میں نے ۱۹۵۵ء میں مبلغ چودہ ہزار روپے میں خریدا تھا۔ (۲) ایک پلاٹ خالی دو ہزار مربع گز میں نے نارتھ ناظم آباد کراچی میں خریدا ہوا ہے۔ جس کی قسط مبلغ چھ ہزار دو سو پچاس روپے ادا کر چکا ہوں۔ باقی اقساط ابھی ادا کرنی ہیں ان اقساط کے ادا کرنے کے بعد مجھے اس پلاٹ کا قبضہ مل جائیگا اور میری واحد ملکیت ہوگی (۳) ایک اور پلاٹ خالی دو سو مربع گز کا میرے نام پر نارتھ ناظم آباد کراچی میں ہے۔ اس کی قسط مبلغ ۷۰۰/- روپے ادا کر چکا ہوں۔ باقی اقساط ابھی ادا کرنی ہیں جس کے ادا کرنے کے بعد اس کا قبضہ مجھے مل جائے گا اور میری واحد ملکیت ہوگی (۴) اس کے علاوہ میں پرائیوٹ پریکٹس جہانگیر روڈ کراچی پر کرتا ہوں جس کے سلسلہ میں مجھے ماہوار آمد تقریباً ایک ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں جس کی بھی وہ مالک ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱ر جنوری ۱۹۶۰ء

العبد۔ محمد ثناء اللہ انصاری بقلم خود
گواہ شد احمد گل پراچہ ناظم آباد ۱/۱۰۴/۱۷ کراچی نمبر ۱۸ سیکرٹری وصایا حلقہ ناظم آباد کراچی
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۶۲۴

میں رشیداں بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ ج ب جیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۹ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے کانٹے سونا ۵ ماشہ ۱ تولہ مالیتی ۱۸۰/- روپے ٹکہ سونا ۶ ماشے مالیتی ۶۵/ انعام سونا ۶ ماشہ مالیتی ۶۵/- کلپ سونا ۸ ماشہ مالیتی ۸۸/- پازیب چاندی مالیتی ۲۵/- سنگلے چاندی ۳۰ تولے مالیتی ۳۰/- انوکھے چاندی ۱۲/- بڑی بند مالیتی ۱۰/- یعنی کل مالیتی ۴۷۵/ روپے میرا زیور ہے اس کے علاوہ میں اپنے حق مہر کی جو ۳۰۰/- روپے ہے اور بذمہ خاوند ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو یا اس وصیت کے لکھنے کے بعد جائیداد بناؤں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گی انشاء اللہ

الامۃ رشیداں بیگم
گواہ شد بشیر احمد بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد سید اعجاز احمد عفی عنہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ
گواہ شد برکت علی بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۸ ج ب ضلع لائلپور

نمبر ۱۵۶۱۵

میں امۃ الحبیب ملک ولد حافظ عبد الغفور قوم ککے زئی افغان پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال ۲ ۱/۲ ماہ تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۱۱۹ ۷.D.R نیاز نگر ڈاکخانہ کسووال ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر جنوری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت مندرجہ ذیل منقولہ جائیداد ہے۔ ۱۔ گھڑی مالیتی مبلغ ۱۷۳/- روپے ۲۔ بالیاں طلائی وزنی ۳ ماشہ تقریباً مالیتی مبلغ ۴۵/- روپے تقریباً ۳۔ کیمرہ مالیتی ۴۰/- روپے کل قیمت ۲۵۸/ روپے صرف میں اپنی اس منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میں اس وقت F.Sc. Medical میں پڑھتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میری والدہ محترمہ مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ دیتی ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط المرقوم تاریخ ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء

الامۃ موصیہ امۃ الحبیب ملک بقلم خود چک ۱۱۹ ۷.D.R نیاز نگر کسووال ضلع منٹگمری حال نزیل ربوہ
گواہ شد برکت اللہ ملک بی اے (آنرز) موصی نمبر ۵۲۰۸ ۔ ۹۰ لار کالج ہوسٹل لاہور۔
گواہ شد نیاز محمد بقلم خود پریذیڈنٹ چک ۱۱۹ ۷.D.R ضلع منٹگمری ۱/۶۰ ۲۴

نمبر ۱۵۶۲۵

میں سارہ بی بی زوجہ ملک عبد القدیر صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۹ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے ۲۔ زیور جھمکے سنہری قیمتی ۲۲۵/- روپے ۳۔ ایک استعمال شدہ دستی گھڑی قیمتی ۲۵/- روپے کل میزان ۱۲۵۰/- روپیہ کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو دفتر متعلقہ کو اطلاع دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ سارہ بی بی زوجہ ملک عبد القدیر مکان نمبر ۱۱۴ گلی نمبر ۳ انارکلی بازار لائلپور ۱۲/۱۹۵۹ ۲۴ گواہ شد عبد القدیر خان [illegible]
[illegible]

"کشمیر کی سرحدوں کے متعلق بھارت اور چین کا کوئی سمجھوتہ جائز نہیں ہو گا"

"ریاست کے مستقبل کا فیصلہ صرف آزادانہ استصواب سے ہی ممکن ہے"

نیویارک ۲۶ مارچ پاکستان کی جانب سے حفاظتی کونسل کے صدر کے نام ایک مراسلہ بھیجا گیا ہے جس میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ حفاظتی کونسل لداخ کے بارے میں جو بھی طرز عمل اختیار کرے گی۔ اس کی بنیاد کونسل کی اس مفہوم کی قرارداد ہی ہو گی کہ کشمیر سے متعلق ہر جھگڑا ریاست کے عوام کی آزادانہ رائے شماری ہی سے نپٹایا جا سکتا ہے۔

یہ مراسلہ پاکستان کے مستقل مندوب متعین اقوام متحدہ شہزادہ علی خاں نے مسٹر ہنری کیبٹ لاج امریکہ کو پیش کیا ہے جو اس ماہ کے لئے حفاظتی کونسل کے صدر ہیں اس مراسلے میں حفاظتی کونسل کی توجہ بھارت کے مستقل مندوب کے اس مراسلے کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جو انہوں نے پاکستان کے تین دسمبر کے مراسلہ کے جواب میں اٹھائیس دسمبر ۱۹۵۹ء کو صدر حفاظتی کونسل کے نام بھیجا تھا اس مراسلے میں بھارتی مندوب نے خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ پاکستان کے تین دسمبر کے مراسلے کی غرض وغائت صرف یہ ہے کہ لداخ پر چین کے حملے کی وجہ سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اسے بد سے بدتر بنایا جائے اور بھارت پر ناجائز دباؤ ڈالا جائے شہزادہ علی خاں کے مکتوب میں کہا گیا ہے کہ بھارت کا یہ بیان حقیقت سے بالکل عاری ہے پاکستان کی طرف سے تین دسمبر کو جو خط بھیجا گیا تھا اس کی واحد غرض وغایت یہ تھی کہ کونسل کو ایک ایسے سنگین مسئلے کی صورت حالات سے اچھی طرح آگاہ کیا جائے جو ابھی تک کونسل کے زیر غور ہے اور جس کی وجہ سے سارے جنوب مشرقی ایشیا کے امن کو سخت خطرہ درپیش آ سکتا ہے۔ شہزادہ علی خاں کے مراسلے میں کونسل کی توجہ اس کی سترہ جنوری ۱۹۴۸ء کی قرارداد کی طرف بھی مبذول کرائی گئی ہے جس کے ذریعے پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ وہ کونسل کو ریاست میں پیدا ہونے والے ہر تغیر سے آگاہ رکھیں اور اس کے بارے میں کونسل سے مشورہ کرتے رہیں۔ مراسلے میں بتایا گیا ہے کہ کشمیر کے ایک حصے پر چینیوں کے حملے کی وجہ سے اس علاقے میں سنگین صورت حال پیدا ہو گئی تھی لیکن بھارتی حکومت نے ریاست میں پیدا ہونے والی اس تبدیلی کے بارے میں حفاظتی کونسل کو کوئی اطلاع نہیں دی تھی نہ ہی اس نے اس سلسلے میں کونسل سے کوئی مشورہ کیا ہے۔

جموں وکشمیر ایک متنازعہ فیہ ریاست ہے جس کا میری حکومت سے براہ راست تعلق ہے میری حکومت بھی حفاظتی کونسل کی قرارداد کی پابند ہے لہٰذا میری حکومت نے ضروری سمجھا تھا۔ کہ کونسل کو چینیوں کے حملے کی پیدا کردہ خطرناک صورت حال سے مطلع کرے اور اس سلسلے میں اپنی پوزیشن کی بھی وضاحت کرے شہزادہ علی خاں کے مراسلے میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان حفاظتی کونسل کو اس حقیقت سے آگاہ کر دینا اپنا فرض سمجھتی ہے کہ جب تک ریاست کے عوام آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ خود نہیں کر لیتے اس وقت تک سرحدوں یا علاقوں کی کانٹ چھانٹ کے بارے میں چین یا بھارت کی طرف سے جو قدم بھی اٹھایا گیا وہ کسی صورت میں جائز یا قانونی تصور نہیں کیا جائے گا۔ نہ ہی ریاست جموں وکشمیر کی حیثیت پر کوئی اثر پڑ سکے گا اس کے علاوہ کونسل کی طرف سے ریاست سے فوجوں کے انخلاء اور حق خود ارادیت کے بارے میں جو قرارداد منظور کی جا چکی ہے اس پر بھی اس رد وبدل کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ مراسلے میں بتایا گیا ہے کہ جب سے کشمیر کا جھگڑا شروع ہوا ہے پاکستان کا موقف یہی رہا ہے۔

شہزادہ علی خاں نے لکھا ہے کہ بھارت کے مستقل مندوب نے اپنے مکتوب میں از سر نو بعض ایسے نزاعی امور کا بھی ذکر کیا ہے جن کی تردید کونسل کی کارروائی کے دوران ہی میں ہو چکی تھی۔ میں اپنے اس مکتوب میں ان کا کوئی جواب دینا نہیں چاہتا۔ کیونکہ اگر ان کا جواب دیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ لداخ جیسے اہم معاملے پر پوری روشنی نہ پڑ سکے میری حکومت کو پوری توقع ہے کہ حفاظتی کونسل لداخ کے بارے میں جو بھی رویہ اختیار کرے گی۔ اس کی بنیاد حفاظتی کونسل کی یہی قرارداد ہو گی کہ ریاست سے متعلق کوئی بھی جھگڑا صرف ریاستی عوام کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری سے ہی نپٹایا جا سکتا ہے

درخواست دعا

خاکسار کے ہم زلف عبید اللہ خاں صاحب آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کیلئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الرحمٰن دہلوی ربوہ)

جنوبی افریقہ کی مقامی آبادی کے قتل عام پر دنیا بھر میں احتجاج

افریشیائی گروپ کے مطالبہ پر حفاظتی کونسل کا اجلاس پیر کو منعقد ہو گا

نیویارک ۲۶ مارچ۔ انتیس ملکوں پر مشتمل ایشیا۔ افریقہ گروپ کی درخواست کے مطابق حفاظتی کونسل کا اجلاس جنوبی افریقہ کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے غالباً پیر کو منعقد ہو گا اس امر کا اعلان کل اقوام متحدہ میں متعین امریکی مستقل مندوب مسٹر ہنری کیبٹ لاج (جو اس ماہ کے لئے حفاظتی کونسل کے صدر بھی ہیں) نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری ہیمر شولڈ سے گفت وشنید کرنے کے بعد کیا ہے۔

مسٹر لاج نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ حفاظتی کونسل کے اجلاس کی صحیح تاریخ کا تعین ایشیائی افریقہ گروپ کی رسمی درخواست ملنے کے بعد کیا جائے گا۔

یاد رہے دو تین روز پیشتر جنوبی افریقہ کی پولیس نے کیپ ٹاؤن کے قریب واقع ایک قصبے کے ہزاروں رنگدار لوگوں پر فائرنگ کی تھی جس کی وجہ سے اسی سے زائد اشخاص ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہو گئے تھے۔

درخواست دعا

میں ایک لمبے عرصہ سے درد ریح اور درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہوں۔ مالی پریشانی بھی بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت دے اور مشکلات سے نجات بخشے
عبد الرحمٰن مہاجر ولد امام دین صاحب مرحوم ڈسکہ خاص سیالکوٹ

ملک محمد اشرف صاحب مرحوم کی تدفین

(بقیہ صفحہ اوّل)

جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد صحابہ کرام اور ناظر و وکلاء صاحبان کے علاوہ دیگر اہل ربوہ ہزاروں ہزار کی تعداد میں شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں سرگودھا اور بھیرہ کے بھی بہت سے احباب نے ربوہ پہنچ کر نماز جنازہ میں شرکت کی۔ چونکہ مرحوم موصی تھے اس لئے جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے دور تک جنازے کو کندھا دیا۔ احباب ہزاروں کی تعداد میں جنازے کے ہمراہ مقبرہ بہشتی گئے۔ تدفین وغیرہ میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور وکالتِ تبشیر کے کارکنوں اور مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے عہدیداران نے نمایاں حصہ لیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ نیز یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی ضعیف العمر والدہ۔ بھائیوں اور بہنوں مرحوم کی بیوہ اور نو عمر معصوم بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے بالخصوص مرحوم کے چار نو عمر معصوم بچے احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ ان کی بہترین تعلیم کا وہ خود ہی سامان فرمائے وہ نیک صالح اور عمر پانے والے ہوں۔ دین و دنیا کی نعمتوں سے نواز سے جائیں۔ اور اپنے والدین کا نام روشن کرنے والے ثابت ہوں۔ آمین

تصحیح

مورخہ ۲۵ مارچ ۶۰ء کے الفضل میں صفحہ ۱۵ پر نادر دواخانہ نزد مسجد محمود ربوہ کا "نادر تریاقِ دمہ" کا جو اشتہار شائع ہوا ہے اس میں مکمل کورس دو ماہ کی قیمت غلطی سے اڑھائی روپے شائع ہو گئی ہے اصل قیمت بارہ روپے آٹھ آنے ۱۲/۸ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۷